

129598-اسلام متعددی امراض سے نمٹنے کے لیے کیا لائجہ عمل اپناتا ہے؟

سوال

متعددی امراض سے بچاؤ یا شفا یابی کے لیے اسلام کیا اقدامات اٹھاتا ہے؟ کیا کوئی ایسی سورت قرآن مجید میں موجود ہے جس میں متعددی امراض سے بچاؤ یا شفا یابی کے لیے خصوصی طور پر گفتگو کی گئی ہو؟ جیسے کہ یہود کے پاس ایک کتاب ہے جسے وہ (Book of Leviticus) کہتے ہیں، اس میں اسی قسم کی چیزیں ذکر کی گئی ہیں۔

پسندیدہ جواب

تمام انسانوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہر ملک اور متعددی بیماری اور مرض سے بچے؟ اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: (بیمار او نئوں والا صحت منداونٹوں کے ساتھ پانی پلانے کے لیے مت لے جائے) یہاں حدیث کے عربی الفاظ میں {مرض} سے مراد وہ شخص ہے جس کے اونٹ خارش جیسی متعددی بیماری میں بیٹلا ہوں، یعنی جس شخص کے اونٹ بیمار ہوں تو وہ اپنے او نٹوں کو کسی ایسی زمین یا کنوئی وغیرہ پر نہ لے جائے جہاں صحت منداونٹ موجود ہوں، مبادا بیمار او نٹوں کی بیماری سے صحت منداونٹ متاثر نہ ہو جائیں اور بیماری مزید نہ پھیلے۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی منقول ہے کہ: (تم کوڑھ کے مریض سے ایسے بجا گو جیسے تم شیر سے بجا گتے ہو) کوڑھ والے مریض کے لیے حدیث میں {جذام} کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں، اس مرض میں جسم پر بہت بی برسے پھوڑے نکلتے ہیں اور مشیت الہی سے پھیلیتے چلے جاتے ہیں۔

بیماریاں خود خود پھیلتی ہی نہیں ہیں؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (کوئی بیماری متعددی نہیں ہوتی، اور نہ ہی کوئی نخوست ہوتی ہے۔) یعنی مطلب یہ ہے کہ بیماریاں خود خود متعددی نہیں ہوتیں، ان کے پھیلنے کا معاملہ مشیت الہی سے ملک ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کچھ چیزوں کو اس قسم کی بیماریاں دوسروں میں منتقل ہونے کا سبب بنادیتے ہیں، لہذا لوگوں سے میل جوں ایک ممکنہ سبب ہی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں، اسی لیے جن ذرائع اور اسباب کی وجہ سے بیماری پھیل سکتی ہے ان سے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے بچا چاہیے۔

یہ تو حتیٰ بات ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مشیت اور فیصلے سے ہی رونما ہوتی ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے دوسروں کو برائی کا سبب قرار دیتے ہوئے والوں کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: **﴿فَإِذَا جَاءَهُمْ أَنْجَحَتْهُمْ قَاتَلَهُمْ وَلَمْ يُفْتَنُهُمْ بِيَنْظِيرٍ وَلَا يُؤْتَى وَمَنْ مَتَّ﴾**۔

ترجمہ: پھر جب انہیں کوئی بھلائی پہنچتی تو کہتے کہ "ہم اسی کے مستحق ہیں" اور جب کوئی تکلیف پہنچتی تو اس کا سبب موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو منہوس قرار دیتے ہوئے بیتلاتے۔ [الاعراف: 131] یعنی یہ سب تکالیف موسیٰ اور اس کے ہمراہ لوگوں کی نخوست کی وجہ سے ہیں، ہمیں جو بھی تکلیف آئی ہے وہ انہی کی وجہ اور انہی کی بدی کی وجہ سے آئی ہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی فوری طور پر تردید کرتے ہوئے فرمایا: **﴿أَلَلَّا إِنَّمَا يَأْتِيهِمْ عَذَابُ اللَّهِ﴾**۔ ترجمہ: حالانکہ اللہ کے ہاں نخوست تو ان کی ابھی ہی تھی۔ [الاعراف: 131]

اس بارے میں دلائل بالکل واضح ہیں کہ اگر لوگوں کے ایک دوسرے کے ساتھ میل جوں سے بیماری پھیلتی ہے تو یہ اللہ کی مشیت سے ہی ہوتا ہے، اور ایسا بھی بہت بارہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے میل جوں سے بیماری نہیں پھیلتی۔

واللہ اعلم